جناب مولانا ارشاد الحق (ادارہ علوم اثریہ لائلپور)

قسط نمبر (۱۶)

جولانگاہ تحقیق

احسن الکلام پر ایک نظر

بیسویں حدیث :

مولانا صفدر صاحب نے اپنے مدعی پر بیسویں حدیث حضرت ابو الدرداء سے نقل کی ہے جسے امام احمد، امام نسائی، امام دارقطنی، امام طحاوی، امام بیہقی اور امام طبرانی وغیرہ نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ ہیں :

"ما اری الامام اذا ام القوم الا کفاھم"

یہ روایت سنداً حسن ہے جیسا کہ علامہ ہیثمی سے مولانا صاحب نے نقل کیا ہے۔ لیکن ہم متعدد بار عرض کر چکے ہیں کہ صحت حدیث کے لئے صرف سند کا صحیح یا حسن ہونا کافی نہیں بلکہ اسکا دیگر عیوب و علل سے صاف ہونا بھی ضروری ہے۔

محدثین کرام میں سے امام نسائی، امام دارقطنی، امام بیہقی، امام ابن خزیمہ، امام حاکم اور امام طحاوی نے اس کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور شاذ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ زید اگرچہ ثقہ ہے لیکن اس کے دوسرے ساتھی جو اس سے اوثق و اثبت ہیں وہ اسے موقوف بیان کرتے ہیں۔ امام بیہقی نے اس کے سنداً و معناً معلول ہونے کی وجہ "جزء القراءت" اور "السنن الکبریٰ" میں بیان کی ہے جسے حضرت الاستاذ محدث گوندلوی مدظلہ العالی نے خیر الکلام صفحہ ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱ میں خوب وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ناظرین کرام کی خدمت میں التماس ہے وہ تمام دلائل کو پڑھ لینے کے بعد مولانا صفدر صاحب کی اس دریدہ دہنی کو بھی ملاحظہ فرمائیں :

"امام بیہقی وغیرہ کی بلا دلیل اصول شکنی قابل التفات نہیں ہو سکتی اور نہ اس کو کوئی سننے کے لئے تیار ہے۔ چونکہ یہ اکابر غلطی سے پہلے یہ نظریہ قائم کر چکے ہیں کہ قرأت خلف الامام کی اجازت ہے اس لئے اس کے خلاف تمام روایات کو وہ خواہ مخواہ معلول ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں" (احسن الکلام ص ۲۹۴)

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا . . . . .

مولانا صاحب جو چاہیں لکھیں، ان اکابر محدثین کے متعلق جو چاہیں گمان کریں، انہیں کون روک سکتا ہے، ہم انہیں مجبور سمجھتے ہیں جبکہ ان اکابر سے انہیں یہی سبق ملا ہے۔ ایک اور گوجرانوالوی بزرگ اسی انداز سے یوں اظہار خیال فرماتے ہیں:

"ان هؤلاء الحفاظ (وهم ابوداؤد وابوحاتم وابن معين والحاكم والدارقطني والبيهقي) ليسوا على ثقة من تضعيف الحديث . . . وانما نازعوا لاجل مسألة القراءة خلف الامام فان سلم لهم تلك المسألة يدون ان هذا التضعيف ليس من جنس تضعيف الحديث لاجل الضعف في الحديث بل لامر آخر لولم يناقشوا فيه فلا حاجة لهم الى تضعيف الحديث" (حاشية نصب الراية ص ١٧، ج ٢)

یعنی ان محدثین نے جو اس حدیث کو ضعیف کہا ہے تو یہ حکم کسی راوی کے ضعف کی بنا پر نہیں بلکہ کسی اور امر کی بنا پر ہے اور اگر یہ روایت ان کے مسلک کے مخالف نہ ہوتی تو وہ اس کی تضعیف نہ کرتے۔" (العیاذ باللہ)

اور پھر لطف یہ کہ اس ہرزہ سرائی پر گواہ اپنے "خاتمۃ الحفاظ اور شیخ الاسلام" کو بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سری فقطهم الى الحديث"

ہمیں حضرت کاشمیری صاحب سے یہی امید تھی۔ انہوں نے جو انداز اختیار کیا ہے وہ ڈھکا چھپا نہیں ہم اس سے بھی واقف ہیں۔ حضرت ابن مسعود کی روایت بسلسلہ ترک رفع یدین پر امام بخاری کو اعتراض تھا کہ عبداللہ بن ادریس نے اپنی کتاب میں "ثم لم یعد" کے الفاظ نقل نہیں کئے جس کا جواب دیتے ہوئے خاتمۃ الحفاظ اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

"عبد الله بن ادریس کان فی المسائل علی مختار اھل المدینة ذکرہ فی التھذیب فلعلہ لم یجمع ما ھو مختار اھل الکوفة بخلاف سفیان فکان ما ذا فافھم ما ذکرناہ مختصراً" (نیل الفرقدین ص۳۴)

یعنی کیا ہوا عبد اللہ بن ادریس اہل مدینہ کے مسلک پر تھے' انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے' اس کے برعکس سفیان اہل کوفہ کے مسلک پر تھے' انہوں نے اسے ذکر کیا۔ اس مختصر جواب کو خوب سمجھ لیجئے۔

سبحان اللہ! جواب بھی کیا خوب ہے جس پر فافھم ما ذکرناہ مختصراً' سے تفہیم کی تاکید فرما رہے ہیں۔ کیا حضرت کاشمیری اور ان کے تلامذہ بالخصوص حضرت بنوری یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا مسلک ترک رفع الیدین تھا؟

ہم ناظرین کرام سے ایمان اور دیانت داری کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ اگر محدثین اور رواۃ حدیث کے متعلق یہ رائے صحیح ہے جس کا اظہار یہ حضرات کر رہے ہیں تو از راہ انصاف بتلایا جائے' کیا محدثین کی امانت و دیانت محفوظ رہی؟ منکرین حدیث نے آخر کون سا تیر مارا جس کے زخموں سے ہم پریشان ہیں؟——— اگر بات یہی صحیح ہے کہ انہوں نے اپنے مسلک و مطلب کے مطابق احادیث کو جمع کیا اور ان کی تصحیح و تصنیف کی تو پھر مستشرقین اور پرویز صاحب کون سی نئی بات کہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ حضرات محدثین کو مسلک کی حمیت کا طعنہ دیتے ہیں اور وہ نظام ربوبیت یعنی قرآن کے خلاف ان کی کوشش کو عجمی سازش قرار دیتے ہیں۔ ہمیں بتلایا جائے کہ یہ الفاظ کہنے کی راہ کس نے ہموار کی؟ اور اسی کارنامے پر ہمارے یہ مہرباں فخر کئے بیٹھے ہیں ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں!

حضرت آپ سے اگر مدافعت نہیں ہو سکتی تھی تو انہیں بدنام کرنا اور امت میں ان کے متعلق بدگمانی پھیلانا کیا مفید مشغلہ ہے؟ اور کیا اس کے لئے مستشرقین اور ان کی معنوی اولاد کچھ کم ہے؟ ہمیں افسوس ہے تو اس بات کا کہ جن پتوں سے امید تھی کہ وہ آشیاں کے محافظ ہوں گے' اگر وہی صیاد کے معاون بن جائیں تو کیا پھر بھی ان سے خیر کی توقع رکھی جا سکتی ہے

اور انہیں وفادار کہا جا سکتا ہے؟ آہ سے

سمجھے تھے جن کو پھول وہ نکلے شرار سنگ

ہم ان ہی سے ازراہ انصاف سوال کرتے ہیں کہ کیا امام ابوحنیفہ، امام محمد، امام زفر، قاضی ابویوسف اور امام طحاوی وغیرہ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی؟ ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی مسلمان اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ لیکن کیا مولانا صفدر صاحب یہ الفاظ ان کے حق میں سننے کے لئے تیار ہیں جو انہوں نے امام بیہقی کے متعلق کہے ہیں کہ :

"ہمارے لئے وہ قابلِ صد احترام ہیں جہاں انہوں نے سونے کی بوریاں کمائیں، مٹی خاک کی بھی ڈال دی!" (احسن الکلام ص۱۶۱، ج ۲)

اور اگر اسی مٹی خاک کی نشاندہی اہلحدیث کر دیں تو گستاخ، بے ادب، قابلِ گردن زدنی اور نہ جانے کس کس جرم کے سزاوار قرار پائیں۔ اگر ادب و احترام اور سلف سے محبت کا یہی طریقہ اور یہی حسنِ ظن ہے تو یہ مولانا صفدر صاحب اور ان کے ساتھیوں کو مبارک!

مولانا خان صاحب کو محدثین پر بڑا شکوہ ہے کہ انہوں نے خواہ مخواہ اس روایت کو موقوف قرار دیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں، نہیں حضرت، جرم آپ کا ہے اور ان کے سر منڈھنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ محدثین کرام نے جو بات کہی اصول و ضوابط کو ملحوظ رکھ کر کہی اور خود آپ کے اکابر نے اسے تسلیم کیا (جیسا کہ آئندہ اس کی تفصیل آ رہی ہے) لیکن اس سے پہلے آپ یہ فرمائیں، ان کے متعلق آپ کی رائے کیا ہوگی؟ وہ خالی الذہن نہ تھے؟ یا انہوں نے کونسا نظریہ قائم کر لیا تھا؟

——— یہ حدیث معلول کیوں ہے؟ تو ہم عرض کر آئے ہیں کہ اس کی تفصیل خیر الکلام میں مذکور ہے جس کا ذکر تحصیل حاصل ہے۔ البتہ اس کے بعض حصص مع ضروری تشریح و توضیح کی طرف ناظرین کی توجہ ہم مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

(باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ!)